98452-اگر میں نے فلاں عورت سے شادی کی تو اسے طلاق

سوال

ایک شخص نے کہا : اگر میں نے فلاں عورت سے شادی کی تو اسے طلاق، کیا شادی کرنے کے بعد خود ہی اسے طلاق ہو جائیگی ؟

میرے خیال میں احناف اور مالکی حضرات کا کہنا ہے کہ : اس سے طلاق واقع ہو جائیگی، لیکن شافعی اور حنابلہ حضرات کے ہاں طلاق واقع نہیں ہوتی.
کیا آپ مجھے اس سلسلہ میں راجح رائے کے متعلق بتا سکتے ہیں اور اس میں جمہور کی رائے کیا ہے ؟

کیا مالکیہ اور احناف کے پاس کوئی ایسی دلیل ہے جو ان کی رائے کو تقویت دیتی ہو کہ شادی سے قبل طلاق کے الفاظ بولنے سے شادی کے بعد خود بخود طلاق واقع ہو جائیگی ؟

آخر میں گزارش ہے کہ آیا اگر بغیر کسی عورت کے متعین کیے عبارت بولی جائے تو کیا شریعت میں اس کے متعلق کوئی اختلاف پایا جاتا ہے، اور اگر مخصوص عورت ہو تو پھر کیا ہو گا ؟

پسندیدہ جواب

فقھاء کا اختلاف ہے کہ اگر کوئی شخص
کہے : اگر میں نے فلاں عورت سے شادی کی کسی معین عورت کا ذکر کرے تو اسے طلاق.

اس میں شافعی اور حنبلی فقھاء کہتے
ہیں کہ اگر اس عورت سے شادی کی تو طلاق واقع نہیں ہوگی، لیکن احناف اور مالکی حضرات
کہتے ہیں کہ اسے طلاق ہو جائیگی.

لیکن اگر کوئی شخص یہ کہتا ہے کہ : ہر
عورت جس سے میں شادی کروں اسے طلاق اس میں عورت کو متعین نہ کرے تو احناف کے ہاں اسے
طلاق واقع ہو جائیگی، اس میں مالکی حضرات ان کی مخالفت کرتے ہیں ان کے ہاں طلاق اس
وقت واقع ہوگی جب کسی عورت کی تعیین کی جائیگی، یا پھر وقت یا جگہ کی تعین کی جائے،
مثلا : ہر وہ عورت جس سے میں دس برس تک شادی کروں اسے طلاق.

شافعی اور حنابلہ کا مسلک راجح ہے جس
پر صحیح دلیل بھی دلالت کرتی ہے، ترمذی شریف میں درج ذیل حدیث ہے :

عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ بیان
کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"ابن آدم کی نذر اس چیز میں نہیں جو
اس کی ملکیت ہی نہیں، اور جس کا وہ مالک نہیں اس میں طلاق بھی نہیں"

سنن ترمذی حدیث نمبر (1181) علامہ
البانی رحمہ اللہ نے صحیح ترمذی میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور سنن ابوداود میں عمرو بن شعیب
عن ابیہ عن جدہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جس کے تم مالک ہو اسی میں طلاق ہے،
اور جس کے تم مالک ہو اس میں آزادی ہے، اور جس کے تم مالک نہیں اس میں بیع نہیں"

سنن ابوداود حدیث نمبر (2190)
علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابوداود میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور امام بیھقی نے جمہور صحابہ کرام
اور تابعین عظام سے بیان کیا ہے کہ وہ ان نصوص سے یہی سمجھے کہ جب کوئی شخص یہ کہے
کہ: اگر میں فلاں عورت سے شادی کروں تو اسے طلاق، اور پھر وہ اس سے شادی کر لے تو
طلاق واقع نہیں ہوگی کیونکہ اس نے طلاق کو معلق کیا ہے اور ایسے وقت میں طلاق کے
الفاظ بولے ہیں جب وہ اس کا مالک ہی نہیں. حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اسے فتح
الباری میں نقل کیا ہے.

اور ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما
سے دریافت کیا گیا کہ ایک شخص نے کہا: میں جس عورت سے بھی شادی کروں اسے طلاق اس
کا حکم کیا ہے؟

ان کا جواب تھا:

"کچھ نہیں، کیونکہ اللہ سبحانہ و
تعالی کا فرمان ہے:

.{اے ایمان والو جب تم مومن عورتوں
سے نکاح کرو پھر انہیں طلاق دو}.

اور ابن خزیمہ نے بھی ان سے روایت
کیا ہے کہ ان سے ایسے شخص کے متعلق دریافت کیا گیا جو یہ قول کہے :

جب میں نے فلاں عورت سے شادی کی تو
اسے طلاق ؟

انہوں نے فرمایا :

اس میں کچھ نہیں ، بلکہ طلاق تو اس کے
لیے ہے جو مالک ہو.

لوگ کہنے لگے کہ : ابن مسعود تو یہ
کہتے ہیں : جب وہ وقت مقرر کرے تو جیسے اس نے کہا (یعنی طلاق واقع ہو جائیگی) انہوں
نے کہا : اللہ ابو عبد الرحمان پر رحم کرے اگر ایسا ہی ہوتا جیسا انہوں نے کہا ہے تو
اللہ سبحانہ و تعالی اس طرح فرماتے :

جب تم مومن عورتوں کو طلاق دو اور
پھر نکاح کرو.

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" جب کوئی شخص کہے : اگر میں نے فلاں
عورت سے شادی کی تو اسے طلاق ، اس سے اسے طلاق نہیں ہوگی چاہے وہ اسی عورت سے شادی
بھی کر لے "

پھر امام احمد رحمہ اللہ سے یہی بیان
کر کے کہتے ہیں :

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے
یہی مروی ہے ، اور سعید بن مسیب اور عطاء اور حسن اور عروہ اور شعبی اور ابو ثور کا
بھی یہی قول ہے .

اور امام ترمذی نے اسے علی اور جابر
اور عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہم اور سعید بن جبیر اور علی بن حسین اور شریح وغیرہ
دوسرے تابعین فقہاء سے روایت کیا ہے ، اور اکثر اہل علم کا قول بھی یہی ہے " انتہی

دیکھیں : المغنی(416/9).

امام بخاری رحمہ اللہ نے جمہور کا
قول "طلاق واقع نہیں ہوتی "اختیار کیا ہے، اور اسے علی اور ابن عباس رضی اللہ
تعالی عنہم اور تابعین کی ایک جماع سے نقل کیا ہے، امام بخاری کہتے ہیں :

"نکاح سے قبل طلاق کے متعلق باب،

اور اللہ عزوجل کا فرمان ہے :

.{اے ایمان والوجب تم مومن عورتوں
سے نکاح کرو پھر انہیں چھونے سے قبل طلاق دے دو تو تمہارے لیے ان پر کوئی عدت نہیں
جسے وہ شمار کریں، انہیں فائدہ دو اور اچھے طریقہ سے چھوڑ دو}.

اور ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ
.بیان کرتے ہیں کہ اللہ سبحانہ وتعالی نے طلاق کو نکاح کے بعد رکھا ہے، اس سلسلہ
میں علی، سعید بن مسیب، عروہ بن زبیر، ابو بکر بن عبد الرحمن، عبید اللہ بن عبد
اللہ بن عتبہ، ابان بن عثمان، علی بن حسین، شریح، سعید بن جبیر، قاسم، سالم، طاؤس،
حسن، عکرمہ عطاء، عامر بن سعد، جابر بن زید، نافع بن جبیر، محمد بن کعب سلیمان بن
یسار، مجاہد، قاسم بن عبد الرحمن، عمرو بن حرم، شعبی سے مروی ہے کہ طلاق نہیں ہوگی
"انتہی

دیکھیں : فتح القدیر(113/4)
المنتقی للباجی(117/4) شرح الخرشی علی خلیل(38/4).

واللہ اعلم.